

ہندوستان میں بانی عربی کی ترقی و ترویج

علمائے ہند اور عربی عجمی مہاجرین کا مختصر تذکرہ

(۳)

مولانا عبدالمالک صاحب آروی

اب آئیے کتب بالاکا روشنی میں کسی قدر تفصیل سے ان علمائے تراجم، ونشوش و آثار سے بحث کریں جو عرب سے ہندوستان میں آئے یا جن کے باپ یا دادا اشرف لائے، یا پھر جن کے تعلقات بلادِ عرب و شام سے قائم تھے، گو وہ خود ہندوستان میں پیدا ہوئے، ان علماء صوفیہ اور دبانے عربی زبان و ادب کی بیش بہا خدمات انجام دیں، فردا فردا ان کا مختصر سا تذکرہ دیجیے و افادہ سے خالی نہ ہوگا۔

شیخ ابوبکر بن احمد | مین کا ایک مشہور علمی خاندان نبی عیدروس تھا اس گھرانہ کے بہت سے افراد کے حالات خلاصۃً الاثر میں ملتے ہیں۔ اس خاندان کے بہت سے افراد ہندوستان میں آئے اور یہیں توطن اختیار کر لیا اور یہیں سپردِ خاک ہو گئے، ان میں بہت سے شب زندہ وار صوفی بھی تھے اور ادیبِ جلیل بھی، انھوں نے اسلامیات اور عربی ادب کی معتد بہ خدمتیں انجام دیں، انھیں میں شیخ ابوبکر بھی تھے۔

آپ کا نسب یہ ہے، ابوبکر بن احمد بن حسین بن عبداللہ بن شیخ بن الشیخ عبداللہ العیدروس، بہت بڑے عابد زادہ تھے، مین کے شہر "تریم" میں پیدا ہوئے اور یہیں نشوونما پائی، قرآن مجید کے حافظ تھے ہندوستان میں آئے اور شاہجہاں کے دربار میں پہنچے، بادشاہ نے قدر افزائی کی اور وظیفہ و خلعت سے سرفراز کیا۔ اس کے

سلطنتِ تریم میں کانہیں بلکہ حضرت کا شہر ہے (مجم البلدان ج ۲ ص ۳۸۵) اس کے علاوہ البدر الطالع کے مٹی مٹا پر بھی ہیں شیخ کا حال لکھا ہوا ہے اس کی تصریح ہے۔ (برہان)۔

بعد دولت آباد میں سکونت اختیار کر لی، اور یہیں مسئلہ میں وفات پائی، آپ کی قبر مشہور ہے جہاں لوگ زیارت کرنے جاتے ہیں۔

شیخ ابوبکر بن حسین | آپ کا نسب یہ ہے:۔۔ ابوبکر بن حسین بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن احمد بن علی بن محمد بن احمد بن الاستاذ الاعظم الفقیہ المقدم۔ آپ ولی عارف تھے۔ شہرِ تبریز میں پیدا ہوئے اور یہیں بڑے اور قرآن مجید حفظ کیا اور اپنے زمانہ کے صوفیہ اور بزرگانِ دین کی صحبت سے استفادہ کیا، مثلاً شیخ عبداللہ بن شیخ العید اور آپ کے صاحبزادہ زین العابدین اور سید قاضی عبدالرحمن بن شہاب الدین اور آپ کے بھائی قاضی احمد بن حسین سے تربیت حاصل کی، آپ پر تصوف کا غلبہ ہوا، میں گئے اور شیخ عبداللہ بن علی کی صحبت میں رہے اور آپ سے تعلیم حاصل کی، انھوں نے خرقہ تصوف پہنایا، پھر اس کے بعد آپ ہندوستان تشریف لائے اور سورت میں شیخ محمد بن عبداللہ العیدروس کی صحبت میں رہنے لگے آپ نے بھی خرقہ عطا کیا، شیخ کی وفات کے بعد آپ نے ہندوستان کے مختلف شہروں میں سیاحت کی، بلکہ غنیمت کے دربار میں پہنچے یہ دربار علما و فضلا اور امیروں کا مرکز تھا، ملکِ غنیمت کی وفات کے بعد آپ بجاپور آئے اور سلطان ابراہیم عادل شاہ کے دربار میں رسائی ہوئی انھوں نے اپنے خاص دوستوں اور ندریموں میں شامل کیا۔ آپ بجاپور میں رہنے لگے یہاں تک کہ یہیں مسئلہ میں وفات ہوئی۔ آخری عمر میں آپ کی مینائی جاتی رہی تھی مقبرہ سادات میں سور کے قریب دفن ہوئے۔

احمد بن ابی بکر ابن الشلی النہبی | یہ مشہور تذکرہ نگار محمد الجلال الشلی (صاحب نفائس الدرر) کے بھائی ہیں، محمد الجلال آپ کی صحبت میں رہے اور اپنی کتاب میں انھوں نے آپ کی بزرگی، اخلاق اور زہد و ورع کے حالات قلمبند کئے ہیں۔

نوٹ:- یہ وہی عادل شاہ ہے جس کی فرمائش سے ابوالقاسم فرشتہ نے اپنی مشہور تاریخ لکھی اور جس کے ظلِ عنایت میں ظہوری اور مولانا قاسمی نے شعر و ادب کی خدمت میں انجام دیں یہاں تک کہ اس عرب مصنف و صوفی کے ساتھ اس ایرانی شاعر (ظہوری) نے بھی مسئلہ میں بجاپور میں انتقال کیا۔

آپ شہرِ کریم میں پیدا ہوئے قرآن مجید حفظ کیا اور محمدیہ اعیانہ مشہور قاری سے قرآن کیھی، جزیریہ اور
 الرعین نوویہ اور اجرومیہ زبانی یاد کر ڈالیں اسی کے ساتھ ارشاد، مرقات الاصول اور ابن ہشام کی فطر الذی
 کا بھی بیشتر حصہ یاد کر لیا، علامہ محمد ہادی اور قاضی احمد بن حسین سے فقہ پڑھی، اور بہت سے علما و فضلاء کی
 علم حاصل کیا، ان میں شیخ زین العابدین العیدروس اور ان کے بھائی عبدالرحمن السقاف بن محمد العیدروس
 بھی ہیں، فقہ، حدیث اور عربی ادب میں امتیاز و دستگاہ حاصل کی۔ متعدد مشائخ نے اجازت دی اور خرفہ
 پہنایا۔ ہندوستان میں آئے ان سے بہت سے لوگوں نے ادب عربی حاصل کیا۔ ہندوستان میں شیخ بن عبداللہ
 العیدروس سے تصوف کی تعلیم حاصل کی، سید ابوبکر بن احمد العیدروس اور سید جعفر العیدروس اور سید عمر بن
 عبداللہ بایثبان کی صحبت میں رہے، آخر الذکر کے حلقہ درس میں شریک رہے اور علوم عقلیہ اور فنون ادبیہ
 اور عربی زبان کی تعلیم حاصل کی، ملکِ عنبر کے دربار میں پہنچے اس نے اچھا برتاؤ کیا پھر ہندوستان کے بعض
 بادشاہوں نے ان سے خصوصیت پیدا کی اور ان کو بلند مرتبہ تک پہنچایا، اس کے بعد آپ اپنے وطن لوٹ
 گئے۔ قاضی احمد بن حسین کی ملازمت میں رہنے لگے اور ان سے فتح الجواد اور احیاء العلوم پڑھی اور شیخ عبدالرحمن
 السقاف سے عربی ادب، حدیث اور تصوف کی کتابیں پڑھیں، اس کے بعد حرمین کا سفر کیا اور وہاں کے
 علما شیخ عارف محمد بن علوی، شیخ عبدالعزیز زمزمی، شیخ محمد بن علی بن علان، شیخ سعید باقر شیر، شیخ محمد بن
 عبدالمنعم الطائفی، سید احمد بن الہادی اور عارف احمد بن محمد القشاشی مدنی سے استفادہ کیا، ان میں اکثر
 حضرات نے اپنی تمام مرویات و تالیفات کی اجازت دی اس کے بعد اپنے وطن لوٹ آئے آپ ادیب
 جلیل، خوشخط، ذہین اور طباع تھے، لغت و لطائف و ظرائف کے علاوہ حساب و فرائض میں بھی یرطوئی
 رکھتے تھے۔ بہت سے طلبہ آپ سے مستفید ہوئے۔ اشلی (صاحب نفائس الدرر) لکھتا ہے کہ ہم نے ساری
 زندگی میں کبھی آپ کو غصہ ہوتے ہوئے یا کسی کی غیبت کرتے نہ دیکھا، کسی نے سنایا بھی تو صبر کیا خوشبو پسند
 کرتے، اچھا لباس زیب جسم کرتے، فیقروں سے محبت کرتے، مصیبت پر صبر کرتے، رات کی عبارت کبھی ترک

نہ کی ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوئے اور شہر ترمیم میں ۱۳۵۰ھ میں وفات پائی۔

شیخ احمد بن شیخ عبدالغفار العیدروس صاحب نفائس الدرر کہتا ہے: آپ ۱۹۰۰ء میں مدینہ ترمیم میں پیدا ہوئے صاحب خلاصۃ الاثر کی روایت ہے رحل الی والدہ بالدیار الہندیہ واقام عندہ بالجمال بآدراپنے والد سے ملنے کیلئے دیار ہند کا سفر کیا اور احمد آباد میں آپ کے ساتھ قیام کیا صاحب حال بزرگ گذرے ہیں ہندوستان کے زمانہ قیام میں اپنے والد کے حلقہ درس میں شریک ہوئے۔ والد کا انتقال ہو گیا تو بندر بروج میں رہنے لگے یہاں کے لوگ آپ سے خیر و برکت کی دعائیں کراتے، بیماروں اور خراب امراض میں مبتلا رہنے والوں کیلئے دعائیں کراتے اور وہ برکت دعا سے بلا کسی دوا کے شفا پاتے، المجبی فرماتے ہیں وکان فی حال غیبتہ عجیب بالمدغیبات (عالم وجہ میں غیب کی باتیں بتاتے) آگے چل کر یہ مصنف لکھتا ہے کہ آپ کی اور بھی بہت سی کرامات ہیں، ۱۳۵۰ھ میں بمقام بندر بروج انتقال کیا اور یہیں دفن ہوئے۔

شیخ احمد بن علی بن احمد البسکری محمد اجمال الشلی اپنے سفر ہندوستان میں آپ سے ملا تھا اس نے اپنی کتاب نفائس الدرر میں آپ کی بڑی تعریف کی ہے اور بتایا ہے کہ موصوف نے اپنے والد اور شیخ عبدالقادر بن شیخ العیدروس وغیرہ سے علم حاصل کیا۔ امام ابو بکر عینی نے بھی نور السافر میں آپ کے احوال و مناقب بیان کئے ہیں فرماتے ہیں۔

وکان صاحبنا احمد المذاکر من اهل العلم ہمارے دوست احمد مذکور صاحب علم وصلاح،
والصلاح متبعاً للکتاب السنۃ سالکاً علی قرآن حدیث کی پیروی، سلف صاحبین کی راہ پر
تبع السلف الصالح متصفاً بالعفاف قانعاً چلنے والے پاکدامن، قانع تھے، وقت کا بیشتر
بالکفاف ولا یری فی اکثر الاوقات لامشغولاً حصہ مطالعہ یا تصنیف میں گزارتے، آپ کی
بمطالعة و کتابہ مظہر الجمال۔ کل تصنیفات جمال کی آئینہ دار ہیں۔

مرنے سے کچھ روز پہلے مینائی جاتی رہی، صاحب خلاصۃ الاثر نے ادیب الزماں عبداللطیف بن

محمد الزبیر کے قصیدہ کے چند اشعار نقل کئے ہیں جو انھوں نے آپ کی مدح میں کہے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ آپ مسلک مالکی تھے، اسی طرح اور بھی لوگوں نے آپ کی تعریف کی ہے سلسلہ میں مقام احمد آباد انتقال کیا۔
 النخشب | آپ ہندوستان کے رہنے والے ہیں لیکن کمال کی شہرت عرب تک پہنچی، تاج الدین الہندی نقشبندی ہاجر کی آپ ہی کے مہتر شہرین میں تھے۔ صاحب خلاصۃ الاثر آپ کو صاحب کرامات عجیبہ و تصرفات غریبہ بتاتے ہیں آپ کے مرید حضرت تاج الدین کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”آپ کی کرامات متعدد ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ شیخ نے آپ کو کسی کام کیلئے شہر امر وہیں بھیجا، آپ رستہ چل رہے تھے کہ ایک حسین عورت نظر پڑ گئی، دل دے بیٹھے، اور اب اشغف پیدا ہوا کہ شدید نہ رہی، اور کام کی یاد بھی دل سے محو ہو گئی، اس عورت کے پیچھے چھپے جا رہے تھے کہ انہاں اس عورت کے دائیں جانب شیخ کو دیکھا کہ منہ میں انگشت شہادت دبا کر تعجب اور تنبیہ کے طور پر ان کو دیکھ رہے ہیں جب انھوں نے شیخ کو دیکھا تو غایت درجہ شرمندگی طاری ہوئی اور ان کے قلب سے اہل محبت منقطع ہو گئی اور اپنی راہ لی، اور جب شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے دیکھا تو ہنس دیا پس ان کو (تاج الدین کی) پتہ چل گیا کہ شیخ راز سے واقف تھے۔“

صاحب خلاصۃ الاثر نے آپ کے خوارق عادات کے سلسلہ میں اور بھی دو واقعات درج کئے ہیں جن میں ایک نڈیوں کی یورش، اور ایک پریشاں حال مخلوک انسان کے متعلق ہے آپ کے حکم سے نڈیوں نے آپ کا بلغ خراب نہیں کیا، اور ایک غربت زدہ آدمی کو آپ کی برکت سے مال و دولت حاصل ہو گیا۔

شیخ تاج الدین بن زکریا | سلسلہ نقشبندیہ کے بہت بڑے بزرگ گذرے ہیں، ہندوستان کے رہنے والے ہیں، حضرت خواجہ معین الدین کی روح پُر فتوح نے تلقین کی، مدتوں خواجہ حمید الدین ناگوری کی قبر پر مجاور رہے اور ذکر و شغل کا سلسلہ جاری رکھا، مدتوں پہاڑوں اور بیابانوں میں مارے مارے پھرے، پیکر تلاش میں بہت سے مشائخ کے آستانوں پر جہہ سائیاں کیں، لیکن آخر میں شیخ النخشب کو دیکھا تو ارادت کاملہ پیدا

ہو گئی اور یہیں دستِ بیعت دراز کیا۔ صاحب خلاصۃ الاثر لکھتے ہیں۔

فلما راه حصل له فيه اقصى ما يكون جب آپ نے شیخ (النجفی) کو دیکھا انتہائی
من الاعتقاد والشيخ رضى الله عنه درجہ اعتقاد حاصل ہو گیا اور شیخ نے بھی آپ
تلقاه بحسن القبول واظهر له انه کی نذرانی کی اور ایسا معلوم ہوا کہ شیخ آپ
كان منتظرا له۔ کے منتظر تھے۔

عالم جذب میں سرشار تھے، مختلف علوم کی بہت سی کتابیں پڑھیں لیکن صوفیانہ جذبہ و حال
میں جو کچھ پڑھا تھا سب بھول گئے۔ جب قلب میں سکون ہوا تو پھر کوئی ایسا فن یا موضوع نہ تھا جس سے
آپ واقف نہ ہوں، یہاں تک کہ اس فن کے ماہرین بھی حیرت میں آجاتے، کھانے کے اقسام اور ان
کے پکانے کے متعلق آپ کی ایک کتاب ہے، دوسری کتاب درختوں کے متعلق ہے تیسری کتاب طب
کے متعلق ہے۔ اسی طرح فنِ خطاطی میں یتولی حاصل تھا، اسی طرح ایک شخص جس کو طب میں کمال
حاصل تھا آیا، آپ نے اس سے منطق کے دقائق و نکات پر ایسی گفتگو کی کہ وہ حیرت زدہ رہ گیا۔ یہ نتیجہ
تھا سعادتِ روحانی کا۔

۵۸۱ء میں مکہ میں انتقال کیا۔ آپ کی قبر کی جگہ پہلے سے تیار تھی اسی میں دفن ہوئے، یہ کوہ
البقیس کے سامنے کوہِ فیقلع ہے جس پر معینہ شہنشاہِ قمر کی حلوہ ریزی ہوئی تھی، لوگ یہاں آپ کی قبر
کی زیارت کیلئے آتے ہیں۔

سید جمال الدین الدمشقی | والد کا نام نور الدین دارا ابو الحسن حسینی سید اور دمشق (شام) کے رہنے والے ہیں
بہت بڑے ادیب اور شاعر تھے، دمشق میں تحصیلِ علم کی پھر مکہ کا سفر کیا ایک زمانہ تک قیام کرنے کے
بعد مدینہ کا رخ کیا۔ مدینہ سے ہندوستان آئے، حیدرآباد میں پہنچے یہاں کے حاکم ابو الحسن نے آپ کو نوازا
اور ہمیشہ کی عزت بخشی، یہ ابو الحسن ادب کے بڑے سرپرست تھے۔ ادیبوں پر بارشِ کرم کرتے۔ آخر اوردنگر بنے

ان کو قید کر ڈالا، انقلاب دہرنے جمال الدین پر بھی اثر ڈالا لیکن انھوں نے حیدر آباد کو نہ چھوڑا، یہیں زندگی ختم کی اور ۹۵۱ھ میں یہیں دفن ہوئے۔

الامیر جوہر سلطان الہند | بچپن میں ہندوستان آئے ان کے ایک بھائی تھے دونوں کو برہان نظام شاہ نے خریدا قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی اور اس کو حفظ کیا اس کے بعد بادشاہ نے گھوڑے کی سواری، شمشیر زنی، نیزہ بازی اور تیر اندازی کی تعلیم دلائی یہاں تک کہ ان فنون میں مہارت حاصل کی پھر ترقی کر کے منصب دوصدی پر پہنچے شافعی المذہب تھے، بہت سی کتابیں پڑھیں اور مشائخ کی صحبت سے استفادہ کیا، امام شیخ بن عبداللہ العیدروس کی ملازمت میں رہے آپ نے خرقہ پہنایا، محمد اجمال الشلی (صاحب نفائس الدرر) اپنے دوران سفر ہند میں آپ سے ملا، آپ نے اس سے فقہ، نحو اور حدیث پڑھی، شلی کہتا ہے آپ برابر تلاوت، ذکر، اور ورد میں مشغول رہتے بڑے بہادر تھے، چہرہ بشار تھا، کفار سے جنگیں کیں، لیکن زمانہ کسی چیز کو ایک حال پر نہیں چھوڑتا، امارت جاتی رہی، بجا پوچھیں چلے آئے ۸۵۱ھ میں یہیں وفات کی اور یہیں دفن ہوئے۔ شیخ بن عبداللہ بنی | تین پشت تک آپ کے خاندان میں باپ بیٹے کا نام شیخ بن عبداللہ تھا۔ چنانچہ آپ کانسب صاحب خلاصۃ الانبیاء لکھتے ہیں۔ شیخ بن عبداللہ بن شیخ بن عبد بن شیخ بن عبداللہ العیدروس۔

بہت بڑے محدث، فقیہ اور صوفی گذرے ہیں۔ شہر ترمیم میں پیدا ہوئے، قرآن مجید اور دوسری کتابیں حفظ کیں، اپنے والد کے حلقہ درس میں شریک ہوئے اور ان سے بہت سے علوم پڑھے، باپ ہی نے لایق بیٹے کو خرقہ تصوف پہنایا۔ فقیہ فضل بن عبد الرحمن بافضل اور شیخ زین باحسین سے فقہ پڑھی یمن اور حرمین شریفین کا سفر کیا اور شیخ محمد الطیار سے علم حاصل کیا ان کے ساتھ آپ کے مناظرے اور چٹکے مشہور ہیں، ۹۵۱ھ میں وارد ہندوستان ہوئے اور اپنے چچا شیخ عبدالقادر بن شیخ سے علم حاصل کیا وہ آپ کو بہت عزیز رکھتے اور آپ کی تعریف کرتے تھے۔ انھوں نے لایق بھتیجے کو بہت سی بشارتیں دیں اور خرقہ پہنایا۔ اس کے بعد آپ دکن میں آئے ملک عنبر اور سلطان برہان نظام شاہ کے دربار

میں رسائی ہوئی۔ لیکن بعض مردودوں نے بادشاہ کو بڑن کر دیا اور شیخ کے خلاف چغلیاں کھائیں اسلئے آپ وہاں سے سلطان ابراہیم عادل شاہ کے دربار میں چلے آئے۔ بادشاہ نے آپ کی بڑی قدر افزائی کی، یہاں تک کہ کوئی کام آپ کے بلا مشورہ نہیں کرتا تھا۔ شیخ کے ساتھ سلطان کی ارادت اور بھی زیادہ اس وجہ سے ہو گئی کہ اس کے ایک زخم تھا جس کے متعلق طبیبوں نے متفقہ طور پر کہہ دیا تھا کہ بغیر آپریشن کے اچھانہ ہوگا لیکن شیخ کی برکت سے وہ زخم بلا جرحت اچھا ہو گیا۔ ابراہیم عادل شاہ شیعی تھا لیکن اس کے بعد سنی ہو گیا، سلطان جب تک زندہ رہا آپ اس کے ساتھ رہے، جب سلطان مر گیا تو آپ فتح خاں ابن ملک غنبر کے پاس دولت آباد چلے آئے اور یہیں مسئلہ میں وفات پائی اور دولت آباد کے قریب ایک مشہور روضہ میں دفن ہوئے یہاں لوگ زیارت کو آتے ہیں۔

شیخ بن علی الجعفری | آپ ایک گاؤں مسمیٰ تریس کے رہنے والے تھے ہیں آپ پیدا ہوئے قرآن حفظ کیا اور علمائے حقانی ربانی کی ایک جماعت سے علم حاصل کیا، ہندوستان آئے اور یہاں کے اکابر علماء سے استفادہ کیا۔ پھر حرمین کا سفر کیا، اور علوم نقلیہ و عقلیہ میں کامل ہوئے۔ پھر بندر شہر میں رہنے لگے یہاں آپ کی بڑی شہرت ہوئی، علوم شرعیہ کی تعلیم دیتے آپ سے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا، آپ کو خطیب جامع کا لقب عطا ہوا۔ علم کے ساتھ ذہنی رتبہ و منصب بھی ملا، آپ قاضی مقرر ہوئے اور ۱۰۶۳ھ میں یہیں انتقال کیا۔

عبد القادر بن شیخ العیدروس | آپ کا پورا نام ہے: عبد القادر بن شیخ بن عبد اللہ بن شیخ بن عبد اللہ العیدروس لقب محی الدین تھا، آپ کا خاندان یمن سے آیا، خود احمد آباد (ہندوستان) میں پیدا ہوئے، النور السافر آپ کا مشہور تذکرہ ہے جس میں دسویں صدی ہجری کے علماء کے حالات ہیں۔ آپ نے اپنے تذکرہ میں اپنے حالات زندگی خود درج کئے ہیں۔ محمد الحجال الشلی صاحب نفائس الدرر نے اسی تذکرہ سے آپ کے حالات نقل کئے ہیں۔

آپ قرباتے ہیں کانت امی ام ولد ہندو (میری والدہ ہندوستانی لونڈی تھیں) یہ بڑی عابدہ زاہدہ

تھیں آپ نے اپنے خاندان کی طرح تصوف کی طرف توجہ کی، اور کب کمالات کیا، بہت سی بلند پایہ کتابیں تصنیف کیں۔

تصنیفات کے علاوہ آپ نے شیخ الاسلام عبدالملک بن عبدالسلام عین الاموی الہینی الشافعی کی شرح قصیدہ بوسیری پر تقریظ لکھی، جو ”بانت سعاد“ کے جواب میں ہے۔ عربی زبان کا اتنا بڑا عظیم الشان مصنف صوفی، مورخ، شاعر اور ادیب خاک پاک ہندوستان سے اٹھا اور یہیں احمد آباد میں راحتِ ابدی کی نیند سو رہا ہے، ساٹھ برس کی عمر میں آپ نے ۱۴۲۸ھ میں انتقال کیا، آپ کی قبر زیارت گاہِ خلائق ہے۔

مقالہ ہذا میں بارہویں صدی تک کے علماء کا تذکرہ ہے، تیرہویں صدی کے علمائے بہا کا ایک مختصر حال جامعہ (دہلی) میں شائع ہو چکا، اب ایک اور نایاب کتاب ملی ہے جس میں تیرہویں صدی کے بہت سے علماء اور ادبا کا تذکرہ ہے انشاء اللہ فرصت کے وقت اس کتاب پر ایک مبسط تبصرہ لکھا جائیگا اور بطور تتمہ عہدِ حاضر کے علمائے اسلام (ہند) پر بھی مختصر روشنی ڈالی جائیگی۔

ماہنامہ ”ندائے حرم“ دہلی

تاریخی اور مذہبی معلومات کا نادر مجموعہ

حقائق و بصائر کا علمی خزانہ

اسلام اور مرکزِ اسلام کے نام پر نئی نسل کیلئے توحیدِ عمل کا داعی

مرکزِ قلمی تنظیم کی دعوت دینے والا ماہنامہ

بارہ ماہ میں پانچ سو صفحات

مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کے محبین و معاونین کیلئے مفت

سالانہ چھ تین روپے۔ رعایتی غار طلباء سے عمر ممالک غیر سے، شلنگ

پتہ:۔ نیچر ماہنامہ ”ندائے حرم“ دہلی، قسول باغ